۹۔ حَمّالِ دُنیا

تمہید : انسان کوخدائے تعالیٰ نے زمین پر اُتارااوراس کے لیے دنیا کوسنوارا۔انسان کے لیے دنیا بنائی گئی ہے۔دنیا کے لیے انسان نہیں بنایا گیا۔اس لیے لازم ہے کہ وہ دنیا کو اپنی ضروریات تک محدود رکھے۔لیکن انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول کر دنیا اور دنیا کی آسائشوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جس دنیا کی محبت میں وہ گرفتار ہے، وہ قبر سے باہر ہی چھوٹ جائے گی۔لیکن آخرت میں اس سے حساب اسی دنیا میں اس کے معاملات کے بارے میں ہوگا۔اس نظم میں شاعر نے دنیا سے بہت زیادہ محبت کرنے کے نتائج سے خبردار کیا ہے۔

تعارفِ شاعر : استاد محمد حسین شہریار ۱۹۰۶ء میں تبریز میں پیدا ہوئے۔انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم جماعت سوم تک اور عربی تعلیم مدرسۂ طالبیہ، تبریز میں مکمل کی۔انھوں نے فرانسیسی زبان بھی سیکھی۔وہ ۱۳۳۹ھ میں تہران گئے۔ان کا پہلا شعری مجموعہ 'مثنوی روح پروانہ' کے نام سے شائع ہوا اور ۱۳۱۰ھ میں دوسری اشاعت کا مقدمہ ملک الشعرا بہار اور سعید نفیسی جیسے استادان نے تحریر کیا۔کلیاتِ شہریار میں غزل، قصیدہ، مثنوی اور قطعات کے تقریباً پانچ ہزار اشعار ہیں۔استاد شہریار ایک بلند پایہ شاعر تھے اور عروض پر دسترس رکھتے تھے۔انھوں نے ۱۸ر ستمبر ۱۹۸۸ء کو تہران کے ایک اسپتال میں انتقال کیا اور تبریز میں 'مقبرۃ الشعرا' نامی قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

چه خوبست دُنیا و اقبالِ دُنیا اگر خرجِ عُقبا کُنی مالِ دُنیا
چو دُنیا نه خواهی به دُنبالِ خود بُرد چه سود از دویدن به دُنبالِ دُنیا
همه این جهانی شود آن جهانی اگر جَستی از دامِ عَمّالِ دُنیا
براهِ خدا آنچه اِنفاق کردی برای تو آن ماند از مالِ دُنیا
یکی پردهٔ عبرت و سینمائی است به چشمِ من اوضاع و احوالِ دُنیا
به خود آ که دنیا بآخر رسیده منجّم چه بد می زند فالِ دُنیا
اگر حملِ دنیا همین تا لبِ گور خدایا چه بدبخت حمّالِ دُنیا

(محمد حسین شهریاؔر)

خلاصه در فارسی : از نظر بی ثباتِ دنیا و تهیهٔ آخرت، این یك نظم بامعنی است۔ اگر انسان مالِ خود را برای عقبٰی خرج می کند، دنیای او آراسته می شود۔ گر ما دنیا را به دُنبالِ خود بردن ناکام هستیم، مارا باید که در دنبالِ دنیا نه دویدیم۔ اگر انسان از دامِ عمالِ دنیا خود را محفوظ دارد، بالآخر مُردن قسمتِ اوست۔ ازین سبب فی سبیل الله خرج کردن بهتر است۔ حیثیتِ دنیا غیر حقیقی است۔ آنها خیلی بدنصیب هستند که بارِ دنیا تالبِ گور می کشانند۔

خلاصہ (اُردو) : دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کے نقطۂ نظر سے یہ ایک نہایت بامعنیٰ نظم ہے۔ اگر انسان اپنا مال عقبیٰ سنوارنے کے لیے خرچ کرتا ہے تو اس کی دنیا بھی سنور سکتی ہے۔ اگر ہم دنیا کو اپنے پیچھے نہیں لا سکتے تو کم از کم دنیا کے تعاقب میں بے کار نہ دوڑیں۔ اگر دنیا کے مشاغل کی دست برد سے بچ بھی گئے تو آخر ایک دن مرنا ہی ہے۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہی اصل کمائی ہے ورنہ دنیا کے احوال تو سینما کے پردے کی طرح ہیں مطلب غیر حقیقی۔ جو لوگ قبر تک دنیا کا بوجھ اُٹھائے پھرتے ہیں وہ بڑے بدقسمت ہوتے ہیں۔

فرہنگ (Glossary)

اقبال	بخت	Good luck, fortune
خرج	خرچ	Expense
عُقبا	آخرت	Life to come, afterlife
مال	جو کچھ پاس ہو، ملکیت	Property, belonging
سود	نفع	Profit, gain
دام	جال	Net, trap
عمّال	عامل کی جمع، نمائندہ	Agents
انفاق	خرچ کرنا، خیرات دینا	Donation, contribution
عبرت	نصیحت، سبق	Lesson, warning
سینمائی	سینمائی، سینما سے متعلق	Pertaining to movies / cinema
اوضاع	حالات (وضع کی جمع)	Conditions, circumstances
منجم	ستارہ شناس، نجومی	Astrologer
حَمّال	مزدور، قلی	Porter, coolie

پرسش / Exercise

ا۔ مناسب الفاظ سے ذیل کی خانہ پُری کیجیے۔ **Fill in the blanks with appropriate words.**

ا۔ چه خوبست دنیا و .... دنیا

۲۔ همه این جهانی شود ....

۳۔ به چشمِ من .... و احوالِ دنیا

۴۔ .... چه بد می زند فالِ دنیا

۲۔ شعر مکمل کیجیے۔

Complete the following couplets.

۱۔ چو دنیا نه خواهی به دُنبالِ خود بُرد
. . . .

۲۔ براهِ خدا آنچه انفاق کردی
. . . .

۳۔ . . . .
خدایا چه بدبخت حمّالِ دنیا

۳۔ نظم سے درج ذیل الفاظ کی ضدیں تلاش کر کے لکھیے۔

Write antonyms of the following words from the poem.

۱۔ دنیا ۲۔ زیاں ۳۔ این جهانی ۴۔ اوّل

۴۔ نظم سے زیرِ اضافت والی تراکیب تلاش کر کے لکھیے۔ مثلاً : اقبالِ دنیا

Write examples of 'زیر اضافت' from the poem.

۵۔ نظم سے مطلع تلاش کر کے لکھیے۔

Write the opening couplet of the poem.

۶۔ درج ذیل اشعار کا اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

Translate the following couplets into Urdu or English.

۱۔ براهِ خدا آنچه اِنفاق کردی
برای تو آن ماند از مالِ دنیا

۲۔ به خود آ که دنیا بآخر رسیده
منجّم چه بد می زند فالِ دُنیا

۷۔ مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the following couplets in Urdu or English.

۱۔ چه خوبست دُنیا و اقبالِ دُنیا
اگر خرجِ عُقبا کُنی مالِ دُنیا

۲۔ اگر حملِ دنیا همین تا لبِ گور
خدایا چه بدبخت حمّالِ دُنیا

۸۔ اس نظم کے پیغام کو اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔

Write the message of this poem in Urdu or English.